امامِ پاک اور یزیدِ پلید

11-August-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِھَا مَلَكٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۱۳۴/۸)

رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم میں حسنَیْنِ کریمین کا ذِکر

حضرت عَلَّامہ پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سَیِّد زادے ہیں، یقیناً اللہ پاک کے ولیٔ کامِل بھی ہیں، عاشِقِ رسول بھی ہیں، یکم رمضان المبارک 1275 کو گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے، حضور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَوْلاد میں سے ہیں، 27 صَفَرُ المظفر کو تقریباً 81 سال کی عمر پاکر دُنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت زبردست عالِمِ دِیْن تھے، قرآن وحدیث کی اتنی گہری سمجھ بوجھ رکھتے تھے کہ ... سُبْحٰنَ اللہ! ایک مرتبہ ایک انگریز پادری پیرِ مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اَوْر اس نے ایک عجیب سا سُوال کیا، بولا:

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

www.dawateislami.net

تم مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن شریف میں ہر چیز کا ذِکْر ہے، یہ دعویٰ غلط ہے، دیکھو! امام حُسَین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) تمہارے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نواسے ہیں، انہوں نے کربلا میں اسلام کی خاطِر اتنی بڑی قربانی پیش کی، وہ قرآن کریم کے، تمہارے دِین کے اتنے بڑے اور زبردست خادِم (یعنی نگہبان) ہیں، اس کے باوُجود قرآنِ کریم میں اِمام حُسین (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کا نام تک موجود نہیں ہے۔ لٰہذا مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ قرآنِ کریم میں ہر چیز کا ذِکْر ہے، یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں ہے۔

پیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اطمینان کے ساتھ انگریز کا اعتراض سُنا، جب اس نے اپنی بات پُوری کرلی تو فرمایا: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ پادری بولا: جی ہاں! پڑھا ہے، اس وقت بھی قرآن میری جیب میں ہے، (یہ کہہ کر اُس انگریز نے اپنی جیب سے قرآن شریف نکالا اور بولا:) فرمایئے! کہاں سے پڑھوں؟

اب ذرا توجُّہ کے ساتھ سچے عاشقِ رسول، عالِمِ دِین حضرت پِیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی شان و شوکت سنیئے! فرمایا: پادری صاحب! قرآن پڑھیئے، کہیں سے پڑھ دیجئے! پادری با اَدَب ہو کر بیٹھ گیا اور عربی لہجے میں تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کیا۔

ذرا اَندازہ کیجئے! ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اپنے ساتھ رکھتا ہے، ہے کافِر مگر قرآنِ کریم کو اَدَب کے ساتھ، عربی لہجے میں، تجوید کے ساتھ پڑھتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس کے اسی ادب، قرآنِ کریم کے ساتھ اس لگاؤ ہی کی برکت تھی کہ تَقْدِیْر اسے پِیر مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدْمت میں لے آئی۔ بہر حال! پادری صاحب نے پڑھنا شروع کیا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔

اتنا ہی پڑھا تھا، مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے روک دیا اور فرمایا: عِلْمُ الْاَعْدَاد کے اعتبار سے بِسْمِ اللہ شریف کے 786 عدد ہیں۔ اب ذرا لکھئے:

لفظ "امام حُسَیْن" کے عدد ہیں:	210	"امام حُسَین کا سن" پیدائش:	4ہجری
آپ کا سن شہادت:	61ہجری	لفظ "کرب وبلا" کے عدد:	261
لفظ "امام حسن" کے عدد:	200	امام حسن کا سن شہادت:	50ہجری

210+4+61+261+200+50، یہ کُل کتنے ہوئے؟ 786۔ پیر مِہر علی شاہ صاحب رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اے پادری! قرآنِ مجید کی ایک ہی آیت جو تُو نے پڑھی ہے، اسی میں امام حسین کا نام بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ پیدائش کا ذِکْر بھی موجود ہے، امام حسین کے سالِ شہادت کا ذِکْر بھی موجود ہے، امام حُسَین جس مقام پر شہید ہوئے، اس مقام کا ذِکْر بھی موجود ہے اور ساتھ ہی ساتھ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بھائی جان امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے نام اور سالِ شہادت کا بھی ذِکْر ہے اور اسی آیت سے یہ بھی پتا چل گیا کہ یہ دونوں بھائی امام ہیں (رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا)۔ ابھی تو یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، آگے چلئے تو شاید ان کی زندگی کے کئی واقعات بھی مل جائیں گے۔ (1)

انگریز پادری نے جب یہ ایمان افروز جواب سُنا تو اس کے دِل میں ہدایت کا نُور جگمگا اُٹھا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... مِہر مُنیر، صفحہ: 425 تا 426، خلاصۃً۔
2... تحریکِ پاکستان میں علماءِ کرام کا کردار، صفحہ: 63۔

www.dawateislami.net

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان افروز حِکایت کو سامنے رکھ کر عاشقانِ رَسُول عُلَماء کی علمی شان و عظمت کا بھی اندازہ لگائیے، کیسے زَبَردست انداز میں، فِی الْبَدِیْہ (یعنی پہلے کسی تیاری کے بغیر، فوراً) جواب ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی جامعیت بھی دیکھئے! صِرْف ایک بِسْمِ اللّٰہ شریف میں کتنا کچھ بیان ہو گیا...! اور ایسا نہیں ہے کہ بِسْمِ اللّٰہ شریف میں بَس اتنی ہی باتوں کا ذِکْر ہے، اسلام کے چوتھے خلیفہ، بابِ مَدِیْنَۃُ الْعِلْم (شہرِ عِلْم کے دروازے)، مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر میں چاہوں تو بِسْمِ اللّٰہ شریف کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں (یعنی اتنے کاغذوں پر یہ تفسیر لکھی جائے کہ وہ کاغذ 70 اُونٹوں پر رکھے جائیں)۔[1] یہ ابھی صِرْف قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اندازہ کیجئے! مکمل قرآنِ پاک میں عِلْم کے کتنے سمندر موجود ہوں گے؟

پھر اسی حِکایت سے اَہَم ترین مدنی پھول جو سیکھنے کو ملا، وہ ہے: امامِ حَسَن مجتبیٰ اور امامِ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی شان و عظمت، قرآنِ کریم میں ان کا اچھا تذکرہ ہونا۔ جو لوگ قرآنِ کریم کو سمجھتے ہیں، جو قرآنِ کریم کے رازوں سے واقف ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کو پڑھنے سمجھنے کے لئے زِندگیاں لگا دی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے کیسے پیارے پیارے اَوْصاف و فضائل کا بیان موجود ہے، دیکھ لیجئے! ایک عاشِقِ رَسُول، ماہِرِ عالِمِ دِین، پیرْ مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے صِرْف بِسْمِ اللّٰہ شریف کی روشنی میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زندگی مبارک کا پُورا نقشہ کھینچ دیا۔

یہ پیرْ مِہْر علی شاہ صاحب رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا اپنا خوبصُورت، عالِمَانہ انداز ہے، ورنہ قرآنِ

1...الاتقان فی علوم القرآن، النوع: الثامن والسبعون، صفحہ: 586۔

www.dawateislami.net

کریم میں کئی مقامات پر حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا واضح ذِکْر بھی موجود ہے، سنیئے!

پارہ:22، سورۂ اَحْزاب، آیت:33، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

طَبرانی شریف اور مُسْلِم شریف میں حدیثِ پاک ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ) کو چادر مبارک میں لے کر یہ آیت تِلاوت فرمائی،[1] ایک روایت میں ہے: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا کی: مولیٰ! یہ میرے اَہْلِ بیت ہیں، انہیں خوب ستھرا فرمادے۔[2]

پارہ:25، سورۂ شُوریٰ، آیت:23، ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰىؕ	ترجمہ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازِل ہوئی، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے اَہْلِ قرابت جن سے محبت کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، یہ کون ہیں؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے یعنی حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن۔[3]

323

1... مسلم، کتاب: فضائل الصحابۃ، باب: من فضائل علی بن ابی طالب، صفحہ:940، حدیث:2404۔
2... ترمذی، ابواب: المناقب عن رسول اللہ، باب: فضل فاطمۃ، صفحہ:871، حدیث:3875۔
3... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:181، حدیث:2575۔

پارہ:5، سورۂ نساء، آیت:54 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۚ

ترجمہ کنزُالعِرفان: بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے۔

حضرت امام باقِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں بیان کئے گئے وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے اپنا فَضْل عطا کیا اور جن سے کافِر و مُنَافِق حَسَد کرتے ہیں، خُدا کی قسم! یہ ہم اَہْلِ بیت ہیں۔ (1)

اَہْلِ بَیْت کون ہیں؟

اس کے عِلاوہ قرآنِ کریم کی کئی آیات ہیں، جن میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کی شان و عظمت بیان کی گئی ہے، یقیناً حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن بھی ان فضائل میں شامل ہیں کہ یہ بھی اَہْلِ بیت ہیں۔ لفظِ اَہْل کا معنی ہے: والا۔ بیت کا معنیٰ: گھر۔ اَہْلِ بیت کا معنی ہوا: گھر والے۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَہْلِ بیت کون ہیں؟ سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْواجِ پاک، جنہیں قرآنِ کریم نے اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن (مؤمنوں کی مائیں) قرار دیا، ان کے بعد پیارے آقا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَوْلاد پاک، آپ کے تمام شہزادے، چاروں شہزادیاں اور اِن شہزادیوں کی اَوْلاد، ان سب کو اَہْلِ بیت کہا جاتا ہے، لہٰذا قرآنِ کریم کی جتنی آیات میں اَہْلِ بیتِ اطہار کا ذِکْر ہے، اُن تمام آیات میں حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کا بھی ذِکْر موجود ہے۔

1...الصواعق المحرقۃ، الباب: الحادی عشر، صفحہ: 190۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف

❀سلطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہَدَاء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نواسۂ رسول ہیں ❀مولائے کائنات، مولا علی اور جگرِ گوشۂ رسول، سیدہ فاطمہ بتول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے شہزادے ہیں ❀امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 5 شعبان، سَن 4 ہجری کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ❀پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام: حُسَیْن اور شبیر رکھا ❀امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت: ابو عبد اللہ ہے ❀لقب: سِبْطِ رسول (رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے[1] ❀قاسِمِ نعمت، مالِک جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن مجتبیٰ اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے متعلق فرمایا: میرے یہ دونوں بیٹے جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں[2] ❀ایک حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ اَحَبَّہُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِی جس نے ان دونوں (امام حسن اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی وَمَنْ اَبْغَضَہُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِی اور جس نے ان دونوں سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی رکھی[3] ❀رسولِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا کرتے: ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا (یعنی) حَسَن اور حُسَیْن دُنیا میں میرے دو پھول ہیں[4] ❀پیارے آقا، سَیِّدُ الاَنبیا

1…سوانح کربلا، صفحہ: 103۔
2…معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 174، حدیث: 2549۔
3…معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 182، حدیث: 2581۔
4…ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3777۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم امام حَسَن اور امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو سُونگھا کرتے اور سینے سے لپٹاتے تھے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی خبر بھی مشہور ہو گئی تھی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر خبر دی کہ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے نواسے کو آپ کی اُمَّت شہید کر دے گی، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کے مقامِ شہادت یعنی کربلا کی مٹی بھی بار گاہِ رسالت میں پیش کی۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! تقدیر کا لکھا پُورا ہوا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے 72 وفادار رُفقا کے ساتھ، 10 محرم الحرام، سن 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید پلید کے خِلاف حق کی آواز بلند کرتے ہوئے، نانا کے دِین پر پہرا دیتے ہوئے، ظُلْم سہتے ہوئے، دُکھ اور غم کے پہاڑ کے سامنے ثابِت قدم رِہ کر انتہائی عِزّت کے ساتھ، شُجاعت کے ساتھ، شان و شوکت کے ساتھ شہید ہوئے اور رہتی دُنیا تک کے لئے باطِل کے خِلاف کھڑے ہونے کا، حق پر چلنے کا، دینداری کا، عزّت سے جینے، عِزّت سے مرنے کا، شُجاعت کا، بہادری کا، استقامت کا اور صبر و رضا کا سبق دے گئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا بہت مشہور ہے، عموماً ہم یہ واقعہ پڑھتے، سُنتے رہتے

1…ترمذی، ابواب: المناقب، باب: مناقب ابی محمد حسن بن علی، صفحہ: 856، حدیث: 3779۔
2…سوانح کربلا، صفحہ: 106۔

www.dawateislami.net

ہیں، اگر تفصیل کے ساتھ، درست روایات کی روشنی میں واقعۂ کربلا پڑھنا چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی 2 کتابیں **"سوانحِ کربلا"** اور **"آئینۂ قیامت"** پڑھ لیجئے۔ آج ہم اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے چند سبق سیکھنے کی سعادت حاصِل کریں گے، ہم الحمدللہ! حُسَیْنی ہیں، الحمد للہ! ہم یزید سے، یزیدیت سے بیزار تھے، بیزار ہیں اور بیزار رہیں گے، لہٰذا آج ہم امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے، واقعۂ کربلا سے حاصِل ہونے والے مدنی پھول سُن کر، انہیں اپنے دِل کے گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے تاکہ اِن پر عَمَل کرکے سچّے اور پکّے حسینی ہونے کا ثبوت دے سکیں۔

(1): جذبۂ اِیمانی حکمتِ عملی کے ساتھ

پہلا مدنی پھول جو امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرتِ پاک سے سیکھنے کو ملتا ہے، وہ ہے: **جذبۂ ایمانی مع حکمتِ عملی**۔ عام طَور پر جس انداز سے اور جن مواقع پر امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا حوالہ دیا جاتا ہے، اس سے یُوں لگتا ہے، جیسے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعَاذَ اللّٰہ بہت جَوشیلے تھے، لہٰذا جیسے ہی یزید پلید تختِ حکومت پر آیا، آپ جوش میں آکر، 72 ساتھیوں کے ساتھ میدانِ کربلا میں پہنچے اور یزیدیوں کے خِلاف لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں ہے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جذبۂ ایمانی والے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قرآن پڑھتے بھی تھے، قرآن سمجھتے بھی تھے، حدیث پڑھتے بھی تھے، حدیث سمجھتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِین کے رازوں کو سمجھتے تھے، دِین کی کامِل سمجھ بُوجھ رکھنے والے تھے، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبہ خالی جذبہ نہیں تھا بلکہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا جذبہ جذبۂ ایمانی تھا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت تو اَزَل سے لکھی ہوئی تھی، آپ

نے کربلا کے میدان میں شہید ہونا ہی تھا، اس کے اسباب بننے ہی تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود بھی اپنی شہادت کے متعلق جانتے تھے، اس کے باوُجود امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کسی لمحے بھی حکمتِ عملی کو چھوڑا نہیں، ایسا نہیں تھا کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُٹھے اور کربلا میں جا کر یزیدیوں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے بلکہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پُوری پُوری حکمتِ عملی سے کام لیا اور کمال گہرائی کے ساتھ قرآن و حدیث کو سمجھ کر پُوری عقل مندی سے فیصلے کئے اور دین پر پُوری طرح عَمَل کرتے ہوئے دِین کے لئے قربانی پیش کی۔

اب یہاں دو باتیں ہیں، **ایک ہے:** یزید کی بیعت کرنا، اس میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بالکل مصلحت پرستی نہیں کی، ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصے میں بھی امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ **دوسری بات ہے:** یزید کے خِلاف عملی اقدامات کرنا، اس میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حکمتِ عملی اختیار فرمائی، یزید پلید 60 ہجری میں، رَجَب کے مہینے میں تخت پر بیٹھا، یزید نے مدینۂ منورہ کے گورنر وَلِیْد کو خط لکھ کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے بیعت لینے کا کہا، وَلِیْد نے رات ہی کو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پیغام پہنچایا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَلِیْد کے پاس تشریف لائے، وَلِیْد نے یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا، اس پر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کی بیعت نہ کی بلکہ اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ رَجب سے لے کر ذوالحج تک یعنی تقریباً 5 مہینے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مکہ مکرمہ میں رہے اور اس دوران خاموشی اختیار فرمائی۔ ان 5 مہینوں میں کُوفہ والوں کی طرف سے مسلسل خط آئے، کُوفہ والے درخواست کرتے تھے: عالی جاہ! یزید سخت فاسِق اور ظالِم ہے، ہم اس کی بیعت نہیں کرنا چاہتے، اس وقت رُوئے زمین پر صِرف

آپ ہی خِلافت کے حق دار ہیں، آپ ہی یزید کو ظُلم و ستم سے رَوک سکتے ہیں، آپ تشریف لائیے، ہم آپ کی بیعت کریں گے، آپ کے لئے تَن، مَن، دَھن کی بازی لگا دیں گے۔

اب شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ایک طرف نااَہْل ہو، دوسری طرف خِلافت اور عہدے کا اَہْل ہو، مسلمان اُس اَہْل کو عرض کریں کہ آپ یہ منصب قبول کیجئے تاکہ اُمَّت نااَہْل کے ظلم و ستم سے بچ جائے، اس صُورت میں جو خِلافت اور منصب کا اَہْل ہے اس پر ضروری ہے کہ وہ منصب کو قبول کرے تاکہ مَظْلُوموں کی مدد ہو۔ جب کُوفہ والوں نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں خط بھیج کر بار بار مطالبہ کیا تو اب امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے شَرْعاً لازِم تھا کہ آپ یزید کے خِلاف عملی اقدام کرتے، ورنہ کُوفہ والے روزِ قیامت یہ عُذر کرتے کہ یا اللہ پاک! ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خِدْمت میں بار بار عرض کی تھی، جب امام حُسَیْن تشریف نہ لائے تو ہم مجبور ہو گئے اور یزید چاہے ظالِم تھا، فاسِق تھا، ہمیں اس کی بیعت کرنی پڑی۔

اس لئے جب شَرْعًا لازِم ہو گیا تو امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس وقت حکمتِ عملی اختیار فرمائی اور کُوفہ کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے اپنے چچازاد بھائی امام مُسْلِم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کُوفے بھیجا۔

یہ تمام حکمتِ عملیاں اختیار کرنے کے بعد امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کُوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ مگر افسوس! کوفہ والے بےوفا نکلے، انہوں نے خُود خط لکھ لکھ کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کوفہ بُلا کر آپ کو یزیدی فوج کے حوالے کر دیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ابھی راستے ہی میں تھے کہ یزیدی فوج نے آپ کا راستہ روک لیا، یُوں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کربلا پہنچے اور دِیْن

کی حِفَاظت کرتے ہوئے 72 تَن قربان کئے اور آخر میں خود بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حقیقی حسینی بنیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قرآنِ کریم کو سمجھتے تھے، ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حدیثِ پاک کے عالِم تھے، ہم بھی حدیثِ پاک کا عِلْم حاصِل کریں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دِیْن کو سمجھتے بھی تھے، دِیْن کے کامِل پَیْرو کار بھی تھے، ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اندر جذبۂ ایمانی پیدا کریں، اللہ و رسول جو حکم دیں، اسے مانیں، اسی کے مطابق نیکی کی دعوت دیا کریں۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کے تخت پر بیٹھنے سے لے کر کربلا میں شہید ہونے تک لمحہ لمحہ حکمتِ عملی کا مُظاہرہ فرمایا، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): کربلا میں اَصْل جنگ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا کے متعلق ایک بنیادی بات ہے، وہ یہ کہ میدانِ کربلا میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کس کے خِلاف کھڑے ہوئے تھے؟ سب جانتے ہیں: امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یزید کے خِلاف تھے۔ اب سُوال یہ ہے کہ کیا یزید کے ساتھ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو کوئی ذاتی دُشمنی تھی؟ سب جانتے ہیں کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کوئی ذاتی دُشمنی نہیں تھی؟ کیا مَعَاذَ اللہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تاج و تخت چاہتے تھے؟ نہیں، خُدا کی قسم! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تاج و تخت نہیں چاہتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو جنّتی نوجوانوں کے

سردار، مالکِ جنّت، قاسِم نعمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے ہیں، دُنیا کے ہزاروں تاج، لاکھوں تخت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قدموں کی دُھول کے برابر بھی نہیں ہیں۔ پھر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یزید کے خِلاف کیوں آئے؟ اس کا بہت آسان اور سادہ سا جواب ہے: امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَصْل میں لادِیْنِیَّت کے خِلاف تھے۔ یزید پلید دِیْن کے خِلاف تھا، یزید پلید دِیْن کو، شریعت کے اَحْکام کو پامال کرنا چاہتا تھا، یزید بدکردار تھا، بدکرداری کو عام کرنا چاہتا تھا، یزید ظالِم تھا، یزید فاسِق تھا، اس لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزید کے خِلاف عملی اِقْدام فرمایا۔ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب کُوفہ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قافلے کو رَوْکا، اس وقت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس خطبے میں کربلا کے اَصْل مقصد اور فلسفۂ کربلا کا پُورا پُورا بیان ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ظالِم بادشاہ کو دیکھے، ایسا بادشاہ جو حرام کو حلال کرے، اللہ پاک کا عہد توڑے، سُنّتِ رسول کا مُخالف ہو، اللہ پاک کے بندوں میں گُناہ اور سرکشی پھیلائے، ایسے بادشاہ کو دیکھنے والا اگر اپنی طاقت کے مُطابق قول و عَمَل کے ذریعے اس بادشاہ کو نیکی کی دعوت نہ دے، وہ شخص بھی اس بادشاہ کے ساتھ (مقامِ سزا) میں ہو گا۔[1] اے لوگو! سُن لو...! ان لوگوں (یعنی یزید اور یزیدیوں) نے شیطان کی اطاعت لازِم کرلی، رحمٰن کی اطاعت کو چھوڑا، فساد پھیلایا، اللہ پاک کی حُدُود کو پامال کیا، حرام کو حلال کیا، حلال کو حرام بنایا اور میں اس بات کا اَہْل ہوں (یعنی یزید کو اس کے ظُلْم سے روکنا مجھ پر لازِم

1...تاریخ طبری، جلد:3، صفحہ:306۔

ہے)۔

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَین! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اس ایمان افروز خطبے کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَادِیْنِیَّت کے خِلاف لڑے تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ظُلْم کے خِلاف تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ گُناہ کے مُخَالِف تھے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِیْن کے مُحَافِظ تھے اور ہم الحمد للہ! حسینی ہیں، ہم الحمد للہ! امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم حُسَیْنِیَّت کو پسند کرتے ہیں، ہم یزیدیت سے نفرت کرتے ہیں۔

اب ذرا اِنْصاف کے ساتھ ہم اپنے متعلق غور کریں، کیا ہمارا وُجُود ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، کیا ہمارا لباس ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دیتا ہے، ہمارا چہرہ، ہمارا اندازِ زندگی، ہمارے طَور طریقے یہ سب کیا ہمارے حسینی ہونے کی گواہی دے رہے ہیں؟ اگر نہیں دے رہے تو **اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت، اے عاشقانِ امام حُسَین!** غور کیجئے! ہم کس کی طرف ہیں؟ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَصْل جنگ ہی لَادِیْنِیَّت کے خِلاف تھی، کیا آج حسینی کہلانے والے، امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی غُلامی کا دَم بھرنے والے لَادِیْنِیَّت کے فروغ میں حِصَّہ دار نہیں بَن رہے؟ یزید کیا کرتا تھا؟ یزید بَدکردار تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بدکاری اور بدکرداری فروغ نہیں پا رہی؟ یزید مادَر پِدَر آزادی (دِیْن سے لاتَعَلُّق ہو جانا) چاہتا تھا، کیا ہمارے معاشرے میں یہ آزادی فروغ نہیں پا رہی؟ یزید بے حیاء تھا، کیا ہمارے معاشرے میں بے حیائی عام نہیں ہوتی جا رہی؟ یزید نمازوں سے بے پرواہ تھا، کیا آج نمازوں سے بے پروائی نہیں برتی جا رہی؟ مسجدیں وِیران ہو رہی ہیں، گُناہوں کے اڈّے آباد ہو رہے ہیں، بے ایمانی، دو نمبری، بدکاری، گُناہ، ظُلْم،

زیادتی، لڑائی جھگڑے عام ہوتے جا رہے ہیں، کیا یہ سب کچھ کرنے والے حسینی کہلانے کے حق دار ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں ہو سکتے۔ جو دِیْن کو عقل پر تولتے ہیں، جو قرآن و حدیث کی تعلیمات پر مَعَاذَ الله! انگلیاں اُٹھاتے ہیں، جو سوشل میڈیا پر، ٹی وِی چینلوں پر بیٹھ کر دِیْن کے خِلاف زبان چلاتے ہیں، کیا یہ حسینی کہلانے کے حق دار ہیں؟ ہر گز نہیں ہیں۔

پھر وہ لوگ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں جو گُناہوں سے دُور رہنے کی کوشش تو کرتے ہیں، جو دیندار تو ہیں، جو نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر یزیدیت کے اِس سیلاب کے خِلاف، گُناہوں کی آندھی کے خِلاف، لَادِیْنِیَّت کے خِلاف کھڑے نہیں ہوتے، نیکی کی دعوت نہیں دیتے، بُرائی سے منع نہیں کرتے، کیا یہ لوگ حسینی جذبہ رکھنے والے ہیں؟

الله! الله! امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کا جذبۂ ایمانی تو دیکھئے! امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کربلا کے میدان میں بھی نیکی کی دعوت دیتے رہے، یزیدی قُوَّت کے نشے میں بدمست تھے، یزیدی ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلا رہے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اس وقت بھی انہیں برائی سے منع کر رہے تھے، یہاں تک کہ 10 محرم کی صبح کو جب کربلا میں جنگ کا آغاز ہوا، اس سے پہلے بھی امام حُسَین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے خطبہ ارشاد فرمایا، یزیدیوں کو نیکی کی دعوت دی، ظُلْم و سِتَم سے باز رہنے کی تلقین فرمائی۔

اللهُ اَکْبَر! جب امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ میدانِ کربلا میں، یزیدی ظالموں کو بھی نیکی کی دعوت دے رہے ہیں تو کیا حسینی کہلانے والوں کا حق نہیں بنتا کہ وہ بھی نیکی کی دعوت کو عام کریں؟ کیا امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کے غُلاموں کا یہ حق نہیں ہے؟ کہ وہ بھی گُناہوں

کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کے لئے تیار ہو جائیں، بے حیائی پھیل رہی ہو، دِین کو، دِینی تعلیمات کو، قرآن وحدیث کے اَحکام کو پسِ پُشت ڈالا جارہاہو تو کیا حسینی کہلانے والوں کو نہیں چاہیئے کہ وقت کی قربانی دیں، مال کی قربانی دیں اور نیکی کی دعوت کے لئے، برائی سے منع کرنے کے لئے میدان میں اُتر آئیں؟ **اے عاشقانِ امام حُسَیْن!** ہمارا حق بنتا ہے، ضرور بنتا ہے، ہم حسینی ہیں، ہم امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے غُلام ہیں، ہم پر لازِم ہے کہ ہم امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی پاکیزہ سیرت سے دَرْس حاصِل کریں اور حکمتِ عملی کے ساتھ، قرآن و حدیث کی پیروی کرتے ہوئے، شریعت کے دائرے میں رِہ کر نیکی کی دعوت دیں، بُرائی سے منع کریں۔ یہ دَرْسِ کربلا ہے اور یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہے۔

نیک عمل نمبر 3 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے سنا کہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں بھی نیکی کی دعوت دی اور یہ بھی آپ جانتے ہوں گے کہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے میدانِ جنگ میں، تلواروں کے سائے میں اور دشمنوں کے نرغے میں ہوتے ہوئے بھی نماز نہیں چھوڑی، اگر ہم واقعی حسینی ہیں اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سچی محبت کرتے ہیں تو ہمیں بھی نماز کی پابندی کرنی چاہیے خود بھی نماز پڑھیں اور دوسروں کو بھی نماز کی دعوت دیں۔ شیخِ طریقت امیر اہلسنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ہمیں جو "72 نیک اعمال" عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک نیک عمل نمبر 3 یہ ہے کہ "کیا آج آپ نے گھر بازار مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (کاش! پانچوں نمازوں میں کسی ایک کو اپنے ساتھ مسجد لینے جائیں۔)" اس نیک عمل پر عمل

کی برکت سے ہمیں ایک تو نماز کی پابندی نصیب ہو گی دوسرا نیکی کی دعوت دینے کا ثواب بھی ملے گا اور ہمارے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے سے کوئی پکا نمازی بن گیا تو ان شاء اللہ اپنا بیڑا ابھی پار ہو جائے گا۔

نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ پاک ہے: جو نیکی کی دعوت نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ [1]

اللہ کی پناہ! اللہ کی پناہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور کیجئے! نیکی کی دعوت نہ دینے والا، بُرائی سے منع نہ کرنے والا جب نانائے حُسَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر نہیں ہے تو وہ حسینی کیسے ہو سکتا ہے...؟ اللہ پاک ہم سب کو پکّا سچّا حسینی بنائے اور نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): کربلا اور دَرسِ فرض شناسی

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خطبہ سُنا جو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس وقت ارشاد فرمایا: جب یزیدی فوج نے امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا راستہ روکا تھا، اس خطبے میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے یزیدیت کا پُورا نقشہ بیان کیا، پھر آخر میں فرمایا: اَنَا اَحَقُّ مِنْ غَیْرِیْ یعنی یزید کو اس کے ظُلْم و ستم سے روکنے کے لئے دوسروں کی نسبت میں زیادہ حق دار ہوں۔ مطلب یہ کہ میں نواسۂ رَسُول ہوں، میرا منصب، میرا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ میں سب سے پہلے آگے بڑھ کر یزید کو اس کے ظُلْم سے روکوں،

1...ترمذی، کتاب: البر والصلۃ، صفحہ: 471، حدیث: 1921۔

www.dawateislami.net

اپنے نانا کے دِین پر پہرا دُوں اور اُمَّت کو یزید کی پلیدی اور ناپاکی سے بچاؤں۔
امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ ایک جملہ سانحۂ کربلا کا گویا مَغْز ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں قربانیاں کیوں پیش کیں؟ بھوک پیاس کیوں برداشت کی؟ اس لئے کہ امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض شناس تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے منصب کو جانتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنی ذِمَّہ داریوں کو سمجھتے تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنی ذِمَّہ داری کا اِحْسَاس تھا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے اس فرضِ منصبی کی ادائیگی کے لئے اپنے نانا کا شہر مدینہ منورہ چھوڑنا پڑا، اس فرض کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مکہ مکرمہ چھوڑا، اسی مقصد کی ادائیگی کے لئے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوفے کی طرف روانہ ہوئے، کربلا کے میدان میں امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گھیرا گیا، آپ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، پانی بند کر دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ہزاروں کی فوج لا کر کھڑی کر دی گئی، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، دُنیا کا، مال و دولت کا لالچ دیا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ڈرایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آپ کے بھائی، بھتیجے، بیٹے آنکھوں کے سامنے شہید کر دیئے گئے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، ننھے علی اَصْغر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گلے پر تیر چلایا گیا، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرض سے پیچھے نہ ہٹے، آخِر قربانیاں دیتے دیتے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خود بھی شہید ہو گئے مگر آپ اپنے فرض سے پیچھے نہ ہٹے اور رہتی دُنیا تک کے لئے اپنے غُلاموں کو یہ دَرْس دے دیا کہ بات جب فرض کی آجائے، بات جب ذِمَّہ داریوں کی آجائے، اس وقت بہانے نہیں بنائے جاتے، اس وقت قربانیاں دی جاتی ہیں۔

اے عاشقانِ امام حُسَین! اب ہم ذرا اپنے آپ پر بھی غور کریں! ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے ایسے لوگوں کی جو بہانے بنا کر فرض کی ادائیگی سے دُور رہتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جنہیں نماز کی دعوت دی جائے تو بڑی بے شرمی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں: میرے کپڑے صاف نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے: ابھی مَصْرُوف ہوں۔ کوئی کہتا ہے: مولانا! حلال روزی کمانا بھی تو عِبَادت ہے۔ رمضان کے روزے نہیں رکھتے، کیوں؟ اس لئے کہ روزہ رکھ کر کام نہیں ہوتا، حج فرض ہونے کے باوُجود حج نہیں کرتے، کیوں؟ اس لئے کہ بچیوں کے ہاتھ پیلے کرنے (یعنی ان کی شادیاں کرنی) ہیں، سُودی کاروبار کرتے ہیں اور اس کا نام بدل کر کہتے ہیں: یہ تو سُود نہیں ہے۔ نشہ آور چیزیں کھاتے، پیتے ہیں اور دِل کی تسلی کے لئے کہہ دیتے ہیں: یہ تو حرام نہیں ہے۔ دِیْن میں غلط تاویلیں کرتے ہیں، فرض سے بھاگتے ہیں، حیلے تراشتے ہیں، پھر اس پر یہ دعویٰ کہ ہم حسینی ہیں۔

غور کیجئے! کیا یہی حُسَینِیَّت ہے؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو وہ ہیں جنہوں نے فرض کی ادائیگی کے لئے کربلا میں ظُلْم برداشت کئے، کنبہ قربان کیا، خود شہید ہوئے اور ایک ہم ہیں کہ فرض کی ادائیگی کے لئے صِرْف نیند قربان نہیں کی جاتی، وقت کی قربانی نہیں دے سکتے، چند منٹ کے لئے دُکان بند نہیں کر سکتے۔ نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سُوال کیا جائے گا۔[1]

اس حدیثِ پاک کے مطابق ہم سب نگہبان ہیں، ہم اپنی ذات کے نگہبان ہیں، اپنی

323

1...بخاری، کتاب: فی الاستقراض، باب، العبد راع فی مال سیدہ، صفحہ:620، حدیث:2409۔

www.dawateislami.net

اَولاد کے نگہبان ہیں، اپنے گھر والوں کے نگہبان ہیں، ہم ذِمّہ دار ہیں اور ہم سے ہماری ذِمّہ داریوں کے متعلق پوچھا جائے گا، آہ! وہ قیامت کا سخت ہولناک دِن..! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سورج، اگلے پچھلے سب موجود اور سامنا قہر کا...! ذرا تَصَوُّر تو کیجئے! کیا ہمارے یہ بے بنیاد بہانے اُس وقت کام آسکیں گے؟ آج فیشن کا نام لے کر، آزادی کا نام لے کر، جِدَّت پسندی کا نام لے کر اسلامی تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیا جاتا ہے، اے امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دیوانو! ذرا سوچئے تو سہی اگر روزِ قیامت پوچھ لیا گیا کہ ہمارے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لاڈلے نواسے تو دِین کی راہ میں، فرض کی ادائیگی کے لئے بھوکے پیاسے شہید ہو گئے، کیا تم نے بھی کچھ قربانی دِی؟ بتایئے! کیا جواب دیں گے؟ آہ! اُس وقت چَرْب زبانی کا نشہ خاک میں مِل جائے گا، اگر کوئی بہانہ لگا بھی لیا تو سُنا کب جائے گا؟ یہ تو سزا و جزاء کا دِن ہے، یہ تو عدل و انصاف کا دِن ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آج فرائِض پُورے کرنے کا وقت ہے، آج اپنی ذِمّہ داریاں نبھانے کا وقت ہے، بہانے کر کے، الٹی منطق چلا کر ہم خُود کو مطمئن تو کر سکتے ہیں مگر اللہ پاک کی رحمت شامِلِ حال نہ ہوئی، نانائے حُسَیْن، رحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کرم نہ ہوا تو یقین مانیئے! جنّت کی خوشبو تک نہ سُونگھ سکیں گے، آہ! جہنّم ٹھکانا ہوا تو کیا بنے گا، ہائے ہائے! جہنّم کی دہکتی ہوئی آگ، بڑے بڑے بچھّو، موٹے موٹے سانپ بدن کے ساتھ لپٹ گئے تو کیا بنے گا۔ جہنمیوں کے جسم سے بہتا ہوا پیپ پینا پڑ گیا تو کیا کریں گے؟

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا عارضی ہے، فانِی ہے، چند روزہ ہے، یہاں تکلیف اُٹھانی بھی پڑ جائے تو کیا غم ہے؟ اگر نماز کے لئے کچھ وقت کے لئے دُکان بند کرنی بھی پڑ جاتی

ہے، نئے نئے فیشن اپنانے کو دِل کرتا ہے مگر صبر کرتے ہوئے، نفس کی خواہش کو دبا لیتے ہیں، گُناہ کی طرف دِل مائل ہوتا ہے مگر خود کو قابُو میں رکھ کر صبر کرتے ہیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے قربانیاں دے کر جس دِین کی حفاظت فرمائی، اُس دِین کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اگر یہ معمولی معمولی قربانیاں دے کر امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے میں، نانائے حُسَیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت کے صدقے میں جنّت ٹھکانا ہو جائے تو یقین مانیئے! یہ نہایت سستا سودا ہے۔

اللہ پاک امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے صدقے "فرض شناسی" کی نعمت عطا فرمائے، کاش! ہمیں اِحْسَاسِ ذِمَّہ داری نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4): امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَظْلُومِ کربلا ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا واقعۂ کربلا کو ایک اور انداز سے دیکھئے! میدانِ کربلا میں ظالِم کون تھا؟ یزید تھا۔ مَظْلُوم کون تھا؟ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ کے رُفقاء۔

معلوم ہوا ظالِم بننا یزیدیت ہے اور مَظْلُوم ہونا، یہ کردارِ امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہے۔ جو کہتا ہے میں حسینی ہوں اسے چاہئے کہ مَظْلُوم بننا پڑے تو بَن جائے، ظُلْم کے پہاڑ بھی گریں تو برداشت کر جائے مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنے کہ ظالِم ہونا یزیدیت ہے۔

شاید ہم کہنے کو کہہ دیں کہ ہم تَو کسی پر بھی ظُلْم نہیں کرتے لیکن اگر ٹھنڈے دِل سے غور کریں تو شاید ایک بھاری اکثریت ظالِموں کی نکل آئے گی۔ جی ہاں! یہ سچ ہے، ہم ظُلْم کا اَصْل مفہوم نہیں سمجھتے، ظُلْم صِرْف قتل کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلْم صِرْف چوریاں

ڈکیتیاں کرنے کا نام نہیں ہے، ظُلْم کا مفہوم بہت وَسِیْع ہے۔ فرمانِ اعلیٰ حضرت کا خُلاصہ ہے: ہر وہ نقصان یا تکلیف جو شرعی اجازت کے بغیر کسی کے دِین، عِزَّت، جان، جسم، مال یا صِرْف دِل کو پہنچائی جائے، یہ تکلیف چاہے زبان سے ہو، چاہے فعل سے ہو، چاہے تَرْک سے یعنی (کوئی کام کرنا تھا، نہ کیا جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچی)، اسے ظُلْم کہتے ہیں۔ ظُلْم کی کُل 18 قسمیں ہیں اور ہر قِسْم کے تحت سینکڑوں صُورتیں پائی جاتی ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب دیکھئے! کیا کیا چیزیں ظُلْم میں شامِل ہیں، مثلاً ❁ آستینیں چڑھا کر کسی کی طرف لپکے، اُس کا دِل دکھا، یہ ظُلْم ہے ❁ کسی کو گھُور کر دیکھا، اسے تکلیف ہوئی، یہ ظُلْم ہے ❁ کسی کا قرضہ دبالیا ❁ گالی دِی ❁ طعنہ دیا ❁ مذاق اُڑایا ❁ طنز کیا ❁ نام بگاڑا ❁ چوری کی ❁ مال چھینا ❁ لُوٹا ❁ رشوت لی ❁ سُود کھایا ❁ جُوئے کے ذریعے مال بٹورا ❁ ناپ تول میں ڈنڈی ماری ❁ والدین کو ستایا ❁ پڑوسی کو تکلیف دِی ❁ رات کو شور شرابا کرکے دوسروں کی نیند خراب کی ❁ راستے میں کوڑا پھینک کر ❁ غلط پارکنگ کرکے تکلیف کا سبب بنے ❁ الزام لگایا ❁ بہتان باندھا ❁ بلا اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال کی، یہ سب ظُلْم ہے اور ظُلْم چاہے چھوٹا ہو، چاہے بڑا ہو، ظُلْم ظُلْم ہی ہے، اگر ہم سچّے حسینی بننا چاہتے ہیں، اگر ہم واقعی یزیدیت سے بیزار ہیں تو ہمیں ہر قسم کا ظُلْم چھوڑ کر شریف انسان بننا ہو گا اور اگر خُدانخواستہ پہلے کسی پر ظُلْم کیا ہے تو اس سے توبہ بھی کرنی ہو گی اور اس شخص سے مُعَافِی بھی مانگنی ہو گی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھئے گا، شریف وہ نہیں ہے جو صِرْف شریفوں کے سامنے

323

1... فتاوی رضویہ، جلد:24، صفحہ:459-460ملتقطاً۔

شرافت دکھائے بلکہ جو حقیقی شریف ہے وہ شریفوں کے ساتھ تو شریف ہوتا ہے ہی، اس کے ساتھ ساتھ بدمعاشوں کے ساتھ بھی شریف ہی ہوتا ہے، یہ جو کہتے ہیں: ہم شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بدمعاش ہیں، جو ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنے کے قائل ہیں، جو کہتے ہیں: میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے، ایسوں کو چاہئے ذرا غور کریں، یہ کس کی طرف ہیں، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف ہیں یا یَزِید کی طرف ہیں؟

الحمد للہ! امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو اپنے غُلاموں کے ساتھ بھی شریف تھے اور یزید کے مقابلے پر کھڑے ہو کر بھی الحمد للہ! شریف ہی تھے

لہٰذا یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ شرافت کا زمانہ نہیں ہے؟ شرافت کا زمانہ تھا، شرافت کا زمانہ ہے اور قیامت تک رہے گا، بَس ہم شریف ہو جائیں تو بات بنے گی۔

قُوَّت اور طاقت کا نشہ

ایک بہت ہی خطرناک باطنی بیماری ہے: قُوَّت کا نشہ۔ سچّا پکّا حسینی بننے کے لئے ہمیں یہ بیماری اپنے اندر سے ختم کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ظُلْم عُموماً وہی کرتا ہے جسے قُوَّت و طاقت کا نشہ ہو، یزید پلید کو بھی طاقت ہی کا نشہ تھا، یزید تاج و تخت اور طاقت و قُوَّت کے نشے میں بدمست تھا، اسی لئے اس نے اَہْلِ بیتِ اَطْہار پر ظُلْم کے پہاڑ توڑے، اگر یہ عاجزی کرنے والا ہوتا تو کبھی بھی اتنی بڑی جسارت نہ کرتا۔

یہ بھی یاد رکھئے! طاقت و قُوَّت کے نشے میں طاقت ہونا ضروری نہیں ہے، بہت دفعہ طاقت ہوتی نہیں ہے، لوگ اپنے گمان میں اپنے آپ کو طاقت ور تَصَوُّر کر لیتے ہیں۔ مولانا رُوم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

لَیک اُوْ رَا عَوْن کَس رَا عَوْن نیست	نَفسِ کَس رَا فِرْعَوْن نیست

یعنی: کون ہے جس کا نفسِ اَمّارہ فِرْعَون نہیں، ہاں! فِرْعَوْنِ مِصْر کو تخت ملا تھا، سب کو تخت نہیں ملتا۔

یہ اَصْل بات ہے، جو اپنے اندر سے طاقت و قُوَّت کا یہ نشہ ختم کرلے، "میں، میں" نہ کرے، اپنے نَفْس کو قابُو میں کر لے یا یُوں کہہ لیجئے کہ اپنے اندر کے فِرْعَون کو مار لے حقیقت میں وہ شخص ظُلْم سے بچ سکتا ہے۔ مُعَاشَرے میں غَور کر لیجئے! جو عاجزی والا ہوتا ہے، وہ کبھی دوسروں کو تکلیف نہیں پہنچاتا، اگر جانے انجانے میں کبھی کسی کو کچھ کہہ بھی بیٹھے تو جلدی سے معافی مانگ لیتا ہے اور جو عاجزی والا نہیں ہوتا، جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، وہ بات بات پر آستینیں چڑھانے کو دوڑتا ہے۔

اس لئے اگر ہم واقعی حسینی بننا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے اندر کے فِرْعَون (یعنی نَفْسِ اَمّارہ) کو قابُو میں کرنا پڑے گا، عاجزی اپنانی ہو گی۔ یہ بھی یاد رہے! عاجزی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگوں سے ڈرنا شروع کر دیں، نہیں، نہیں، لوگوں سے ڈرنا تو بزدلی ہے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بزدل نہیں تھے، امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تو کمال کے بہادر تھے۔عاجزی لوگوں کے ڈر سے نہیں ملتی، حقیقی عاجزی خوفِ خُدا سے نصیب ہوتی ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، آپ کا مشہور درباری پرندہ ہے: ہُدہُد۔ ایک بار ہُدہُد حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی اجازت کے بغیر کہیں چلا گیا، ہُدہُد کی اس حرکت سے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: ہُدہُد واپس آئے گا تو میں اسے سزا دُوں گا۔ جب ہُدہُد واپس آیا اور دیکھا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام جلال میں ہیں تو اس نے عاجزی کی، اپنے پروں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حاضِر ہوا اور موقع دیکھ کر، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے قیامت کے دِن بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی کا ذِکْر کر دیا، بَس قیامت

کا ذِکْر سنتا تھا، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کانپ گئے اور آپ نے ہُدہُد کو مُعاف کر دیا۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی خوفِ خُدا نصیب کرے، کاش! ہم عاجزی کے پیکر بن جائیں، کاش! پکّے سچّے حسینی بنیں اور ہمیشہ شریف بَن کر رہیں، مَظْلُوم تو بھلے ہی بَن جائیں مگر کبھی بھی ظالِم نہ بنیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ رابطہ برائے اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ:

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی 80 سے زائد مختلف شعبہ جات میں خدمتِ دین کا کام سر انجام دے رہی ہے، دعوتِ اسلامی جہاں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے وہیں اسپورٹس سے تعلق رکھنے والے کھلاڑیوں کی اصلاح و تربیت کیلئے بھی ایک شعبہ بنام "رابطہ برائے اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ" قائم کیا ہے، جس کا بنیادی مقصد کھیلوں سے منسلک لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" کے مطابق زندگی گزارنے کا ذِہن دیناہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کئی کھلاڑیوں اور ان کے گھر والوں کو نیکی کی دعوت دینے اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ کرنے اور اِس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کا ذہن دینے کی کوشش جاری ہے۔

1... تفسیر خازِن، پارہ:19، سورۂ نمل، زیرِ آیت:21، جلد:3، صفحہ:342۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ یعنی اُمت کے فساد کے وقت جو شخص میری سنت پر مضبوطی سے عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب عطا ہو گا۔[1]

ہر کام شریعت کے مطابِق میں کروں کاش! | یارب تو مبلغ مجھے سُنّت کا بنا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیادت سُنَّتِ مصطفٰے ہے

دو۲ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **1**: جو مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جَنَّت کے باغات میں بیٹھتا ہے، جب وہ کھڑا ہوتا ہے تو 70 ہزار فرشتے رات تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔[3] **2**: جو ثواب کی اُمّید پر اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دُور کر دیا جائے گا۔[4]

اے عاشقانِ رسول! مریض کی عیادت کرنا سُنّتِ مصطفٰے بلکہ سُنتِ انبیا ہے ❀ نبیوں کے نبی رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کسی بھی صحابی کے بیمار ہونے کا پتہ چلتا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ❀ اگر کوئی شخص 3 دن

323

1…زُہد کبیر، صفحہ: 118، حدیث 207۔
2…وسائل بخشش، صفحہ: 115۔
3…شعب الایمان، مریض کی عیادت کا باب، جلد: 6، صفحہ: 531، حدیث: 9171۔
4…ابو داوٗد، کتاب: جنائز، باب: وضو میں عیادت کی فضیلت، صفحہ: 500، حدیث: 3097۔

مسجد سے غائب رہتا تو آپ اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا کرتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت فرماتے[1]

﴾ اعلان: ﴿

مریض کی عیادت کرنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[2]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

323

1...مسند ابی یعلٰی، جلد:3، صفحہ:141، حدیث:3429۔
2...اَفْضَلُ الصَّلاة، صفحہ:151، خلاصۃً۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ [1]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ [2]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے

323

1...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔
2...قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

www.dawateislami.net

والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَاَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے

1…قَوْلُ البَدِیْع، باب اَوّل، صفحہ:125۔
2…الترغیب والترھیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔
3…مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 11 اگست 2022ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

مریض کی عیادت کی بقیہ سنتیں اور آداب

❀ اور عِیَادت کے لئے اگر مدینۂ شریف کے آخری کنارے تک بھی جانا پڑتا تو تشریف لے جاتے اور اپنے صحابہ کی عیادت فرماتے۔[2] ❀ مشہور مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ میں سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر امیر وغریب کے گھر بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے۔[3] ❀ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ (یعنی: کوئی حرج کی بات نہیں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں) سے پاک کرنے والا ہے) ایک اعرابی کی عِیادت کو تشریف لے گئے تو یہی فرمایا: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ۔[4] ❀ اگر مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مُناسَبَت نہیں پھر بھی عِیادت کیجئے ❀ اتّباعِ سنّت کی نیّت سے عِیادت کیجئے

323

1…تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔
2…مسلم، کتاب: جنائز، مریض کی عیادت کا باب، صفحہ:331، حدیث:925 خلاصۃً۔
3…مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:407۔
4…بُخاری، کتاب: المناقب، صفحہ:919، حدیث:3616۔

اگر محض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کیلئے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ❀ کسی کی عِیادت کیلئے جائیں اور مَرَض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❀ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چِہرے پر رنج و غم کی کیفیت نُمایاں کیجئے ❀ بات چیت کا انداز ہر گز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وَسوَسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے!

عیادت کے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "بیمار عابد" پڑھ لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆جل جانے پر پڑھنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابِق "جل جانے پر پڑھنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَذْہِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے انسانوں کے رب! تکلیف دور فرما شِفا دے، تو ہی شِفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شِفا دینے والا نہیں۔ (خزینۂ رحمت، ص151)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60

سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں"کر لیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد(یعنی شکر)بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد(مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی،نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح(یعنی اُلٹا رائٹ)کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُالکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُالمدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی

صورت میں صلٰوۃُاللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیاآج آپ نے عصریا عشاکی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل،چادر،موبائل فون،چارجر،گاڑی وغیرہ)اِستِعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے،غیبت وچُغلی کرنے/سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے"مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورَت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً(یعنیTemporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:"میں حقیر ہوں،کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہوجانے پر(بلامصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا،یا شرکت کی؟(46)ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا،یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد،گھر،آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاذِمّے دار)سے مَعَاذَاللہ کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر،یا مِل کر،براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟یامَعَاذَاللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کربیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی،دِل آزاری،گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت

کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورَت میں کسی بھی دن) کاروزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے،یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یااِمام مسجد،مؤذِّن،خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے،روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد